مقتدی کے لیے تکبیرات انتقال کہنے کا حکم

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مقتدی کے لیے تکبیرات انتقال کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مقتدی بھی آہستہ آواز سے تکبیراتِ انتقال کہے گا، امام کی طرح، مقتدی کے لیے بھی یہ تکبیرات کہنا سنت ہے۔

درمختار میں نماز کی سنتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”(وجهر الامام بالتكبير) بقدر حاجته للاعلام بالدخول و الانتقال، وكذا بالتسميع والسلام. وأما المؤتم والمنفرد فيسمع نفسه“ ترجمہ: امام کا نماز میں داخل ہونے اور ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے پر آگاہ کرنے کے لیے بقدرِ ضرورت بلند آواز سے تکبیر کہنا اور اسی طرح سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور سلام کہنا ہے۔ اور مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والا صرف اتنی آواز سے کہے گا کہ خود سن لے۔ (الدرالمختار، صفحہ 65، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

درمختار و ردالمحتار میں ہے ”(وثمانية تفعل مطلقا) اى فعلها الامام او لا۔۔۔ (تكبير انتقال) اى الى الركوع او سجود اورفع منه“ ترجمہ: آٹھ چیزیں مقتدی مطلقا کرے گا چاہے امام کرے یا نہ کرے، ان میں سے ایک تکبیر انتقال ہے یعنی رکوع و سجود کی طرف جاتے یا سجدہ سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد2، صفحہ 12، دارالفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4053

تاریخ اجراء: 28 محرم الحرام 1447ھ/24 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net